

## 126208 والد کے فوت ہونے کے بعد بڑے بھائی کی چھوٹے بھن بھائیوں پر مالی اور شادی کے متعلق فرمہ داری

### سوال

میرے کچھ اہم سوالات ہیں براۓ مہربانی اس کا علمی جواب دیں جس میں اہل علم کے اقوال اور علمی مصادر واضح طور پر بیان ہوں، کیونکہ میں نے یہ جواب ایک شیخ شخص کو دینا ہے مجھے علم ہے کہ میں اپنے بعض سوالات کے جوابات آپ کی اس ویب سائٹ سے حاصل کر سکتا ہوں، لیکن میں نے عمدًا ایسا کیا ہے تاکہ مجھے سارے جوابات ایک ہی صفحہ پر اور اکٹھے مل جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزاً نیر عطا فرمائے:

سوال نمبر 1 اگر میرے والد اور داد فوت ہو جائیں اور میری دس برس کی بھن ہو جوانہ ہو چکی ہو اور وہ کنوواری اور عاقل ہو تو کیا بھائی ہونے کے ناطے میں اس کا ولی بن سکتا ہوں اور اس کی شادی پر میں اس کا نگران رہوں گا؟

سوال نمبر 2 کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کے دور میں ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے کہ کسی بھائی نے اپنی بھن کی شادی کی ہو اور اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہو، تاکہ میرے سوال کا مضمون نص کے موافق ہو جائے؟

تیسرا سوال 3 اور بھوٹی بھی کی ولایت کے لیے جو عاقل و بالغ اور کنوواری اور ملکف ہو اور جس کی شادی پسلے ہو چکی ہو کی ولایت کی ترتیب کیا ہے؟

چوتھا سوال 4 اور کیا جس لڑکی کی پسلے شادی ہو چاہے وہ طلاق یافتہ ہو یا بیوہ تو کیا وہ ولی کی موافقت کے بغیر خود اپنا نکاح کر سکتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

ولایت یا ولی بننا یہ ہے کہ:

کوئی بڑا اور عقل و رشد رکھنے والی شخص کسی دوسرے شخص اپنے سے کم تر کے امور کو سرا نجام دے، اس میں مالی امور بھی شامل ہیں، تو اس طرح اس کی دو قسمیں ہوں گی:

پہلی قسم:

نفس اور جان پر ولایت.

دوسری قسم:

مال پر ولایت.

نفس پر ولایت میں تربیت اور پرورش کے امور، اور علاج و معالجہ اور شادی بیان کے امور شامل ہیں، اور اس ولایت کے اسباب میں ایک سبب انویسٹ ہے یعنی عورت ہونا۔

الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

فقہاء کے ہاں نفسی ولایت قاصر کے امور پر سلطہ اور نگرانی کملاتی ہے، جو اس کی شخصیت اور اس کی جان کے متعلق امور ہوں مثلاً اس کی شادی اور تعلیم و تربیت اور علاج معالجہ اور کام وغیرہ اس کا تقاضا ہے کہ وہ اس کے قول کو نافذ کرے چاہئے ہوئے بھی اور نہ چاہئے ہوئے بھی۔

اس بنابر فقہاء کا فیصلہ ہے کہ ولایت نفسی کے تین اسباب ہیں :

صغر سنی، اور جنون و پاگل پن اس میں کندہ ہن بھی شامل ہے اور عورت ہونا "انتی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقہیۃ (45/168)۔

اور تعریف میں ان کا یہ قول : وہ چاہئے یا نہ چاہئے "شادی کرنے کی ولایت پر شامل ہونے کے ساتھ، جسمور فقہاء کے قول کا اعتبار کرتے ہوئے کہا جائیگا کہ ولی کے لیے اپنی ولایت میں رہنے والی لڑکی کو اپنی مرضی والے شخص کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کرنا جائز ہے، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔  
دیکھیں : جواب سوال نمبر (439/474)۔

علماء کرام نے لڑکی اور لڑکے کی ولایت میں فرق کیا ہے، جسمور فقہاء کہتے ہیں کہ لڑکی کے خاندان والوں کی اس پر ولایت ربے گی، اور ان کے لیے لڑکی کا خیال رکھنا حتیٰ کہ بالغ ہونے کے بعد بھی خیال کرنا واجب ہے، اور شادی کے بعد بھی۔

الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

"احاف کے جب عورت بڑی عمر کی ہو جائے اور صاحب رائے بن جائے تو اس کے باپ کی ولایت ختم ہو جاتی ہے، اس طرح وہ جماں پسند کرے جماں اس کو کوئی خوف و خطرہ نہ ہو رہ سکتی ہے، اور شیبہ عورت (مظلمه یا بیوہ) کو اپنے ساتھ اسی صورت میں رکھا جاسکتا ہے جب امن نہ ہو اور نظرہ محسوس ہو تو پھر والدیا دادا اسے اپنے ساتھ رکھے کوئی اور نہیں، ابتداء میں یہی لکھا ہے۔

اور مالکی کہتے ہیں :

عورت کے بارہ میں یہ ہے کہ اس کی پرورش اور دیکھ بحال جاری رہے گی، حتیٰ کہ شادی تک نفسی ولایت ہو گی اور جب خاوند کے پاس چل جائے تو یہ ولایت ختم ہو گی۔

اور شاغریہ کے ہاں یہ ہے کہ :

جب بچ بالغ ہو جائے تو اس کی ولایت ختم ہو جاتی ہے چاہے وہ لڑکی ہو یا لڑکا۔

اور حنبلہ کے ہاں یہ ہے کہ :

اگر لڑکی ہو تو وہ علیحدہ نہیں رہ سکتی اور اس کے والد کو اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے، کیونکہ ایسی حالت میں خدشہ ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے غلط راہ پر لگانے اور خراب کر دے، اور اس طرح اس لڑکی اور اس کے خاندان پر عار بن جائے، اور اگر اس لڑکی کا والد نہ ہو تو اس کے ولی اور خاندان والوں کے لیے اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے۔"

دیکھیں : الموسوعة الفقهية (8/204-205).

اولاد کی مسئولیت و ذمہ داری ختم ہونے کے وقت میں مذاہب اربعہ کے اقوال یہی ہیں، اور علماء کرام کا تقریباً اس پر اتفاق ہی ہے کہ لڑکی پر اس کے گھر والوں کی ذمہ داری جاری رہتی ہے چاہے وہ بالغ بھی ہو جائے، اور کچھ نے اس کی شادی ہونے پر ذمہ داری ختم ہونے کا کہا ہے، کیونکہ شادی ہونے کے بعد اس کا خاوند ذمہ دار موجود ہے، اور کچھ نے یہ شرط لگانی ہے کہ وہ امن والی جگہ میں ہو جماں اس کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

دوم :

مذاہب اربعہ کے فقحاء اس پر مشتق ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں کہ والد اور والد کی وفات کے بعد بُرا بھائی بھنوں کا ولی ہو گا، لیکن ولی کی ترتیب میں ان کا اختلاف پایا جاتا ہے اس میں اختلاف نہیں کہ اگر لڑکی کا باپ یادا یا بیٹا یا والد کی جانب سے وصیت کردہ شخص نہ ہو تو اس کا بُرا بھائی ہی لڑکی کا ولی ہو گا۔

لڑکی کی ولایت نفسی میں لڑکی کی شادی کرنا بھی شامل ہے اور راجح یہی ہے کہ لڑکی بالغ ہونے کی صورت میں لڑکی کے ولی کے لیے اس کی اجازت کے بغیر شادی کرنا جائز نہیں، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

دوسرے امر مالی ولایت کا معنی یہ ہے کہ :

قاصر شخص کے مالی امور کی نگرانی کرنا یعنی اس کے مال کی حفاظت اور معابدے وغیرہ کرنے، اور یہ چھوٹے بچے اور بچی اور جو مال میں تصرف کا اہل نہیں اس کے ساتھ مخصوص میں مثلاً مجنون اور کند ذہن۔

اور اگر بُن یا بھائی ملکف ہونے کی عمر کا ہو جائے اور لڑکی مال میں حسن تصرف رکھتی ہو تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیا جائیگا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اوَرْتَقِيُّونَ كُوپَرَكُو حَتَّىٰ كَه وَه جَبْ نَكَاحَ كَيْ حَرَكَ كُوْمَجْ جَانِيْنَ اوْرْتَمَ انَّ مِنْ هِنْدَ بِيرَدْ بِيكُو تَوَانِيْنَ انَّ كَه مَالَ سُونِپَ دُو، اوْرَانَ كَه بُرَسَهْ ہوْ جَانَهْ كَه ڈُرَسَهْ انَّ كَه مَالَ جَلَدَیْ فَضْنُولَ خَرَجِيُّونَ مِنْ تِبَاهَ مَتَ كَرَو، مَالَ دَارُوْنَ كَوْچَهْ بِيْهَیْ کَه (انَّ كَه مَالَ سَهَ) بِيْچَتَرِيْنَ، ہَانَ مَسْكِنَ وَمَحَاجَنَ ہوْ تَوَسْتُورَ کَه مَطَابِقَ وَاجِبَ طَوَرَسَهْ كَه مَالَ، پَهْرَجَ بَنِيْنَ انَّ كَه مَالَ سُونِپَ تُوْكَوَاْهَ بَنَالَو، درَاصِلَ حَسَابَ لَيِّنَهْ وَالَّا اللَّهُ تَعَالَى هِيَ كَافِيْهَ﴾ النساء (6).

بھائی کے لیے بُن کے مال میں سے اس کی رضامندی کے بغیر کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے۔

ان اموال اور نفس پر ولی اور نگران بننے والے شخص میں عقل و بلوغت کی شرط ہونا ضروری ہے، اس لیے کسی بچے اور مجنون کے لیے ولایت نہیں ہو گی یعنی وہ ولی نہیں بن سکتا۔

یہاں تبیہ کے لیے ایک گزارش ہے کہ :

نفسی ولایت باپ سے دادا کی طرف اور پھر بھائی کی طرف منتقل ہوتی ہے، لیکن مالی ولایت میں اولاد کی ترتیب میں اختلاف کا کوئی تعلق نہیں :

احفاف کے ہاں باپ اور پھر اس نے جس کی وصیت کی ہوا اور پھر دادا اور پھر اس نے جس کی وصیت کی ہو ولی ہو گا۔

اور مالکیہ اور خابہ کے ہاں باپ اور پھر اس کی جانب سے وصیت کردہ شخص اور پھر قاضی یا اس کا قائم مقام شخص ولی بنے گا۔

اور شافعی حضرات کے ہاں باپ اور پھر دادا پھر ان میں باقی رہنے والے کی جانب سے وصیت کردہ شخص پھر قاضی یا اس کا قائم مقام شخص ولی بنے گا۔

چوتھا قول :

مالی ولایت باپ اور دادا کے بعد ماں کے لیے ہو گی اور پھر اس کے بعد اقرب ترین عصبه نفس کے ساتھ، امام احمد سے ایک روایت اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے، اور ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس کو راجح قرار دیا ہے۔

دیکھیں : الانصاف (324/5)۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کے تھے ہیں :

"چنانچہ موصل یعنی شیخ موسی الجاوی کہتے ہیں : دادا ولی نہیں، اور بڑا بھائی ولی نہیں، اور ماں ولی نہیں، لہذا اگر والد کی جانب سے کوئی وصیت کردہ شخص نہ ہو تو یہ ولایت سید ہی حاکم کی طرف منتقل ہو جائیگی، بلاشبک یہ محل نظر ہے؛ کیونکہ بچوں کا لوگوں میں سب سے قریبی دادا یا بڑا بھائی یا ان کا بھاٹا ہے۔

اور اس مسئلہ میں دوسرा قول یہ ہے کہ :

ولایت اس کو ملے گی جو لوگوں میں اس کا سب سے قریبی ہے، چاہے وہ ماں ہی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عتمانہ وہو شیار ہو کیونکہ اس چھوٹے بچے کی دیکھ بھال مقصود ہے، اور مجنون و پاگل اور کندہ ہیں کی دیکھ بھال کرنی ہے، لہذا جب اس کے قریبی رشتہ داروں میں کوئی اس کی دیکھ بھال کرنے والا ہو تو وہ دوسروں سے زیادہ حقدار ہے، اور ان شاء اللہ حق بھی یہی ہے۔

اس بنا دادا یا باپ اپنے بیٹے کی اولاد کا ولی ہو گا، اور سگا بھائی اپنے بچوں کے بھائی کا ولی ہو گا، اور اگر عصبه موجود نہیں تو ماں اپنے بیٹے کی ولی ہو گی، جی ہاں اگر فرض کیا جائے کہ اس کے رشتہ داروں میں شفقت اور محبت اور زرمی و مربانی نہیں تو اس وقت ہم حکمران کے پاس جائیگے تاکہ جو حقدار ہے اسے ولی بنایا جائے۔

دیکھیں : الشرح الممتحن علی زاد الممتحن (305/9-306) مختصر۔

سوم :

رہا مسئلہ کہ کسی صحابی نے اپنی بہن کا نکاح کیا تھا تو اس کے متعدد گزارش ہے کہ :

ثابت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کی شادی کی اور اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی اور اس سے عدت میں رجوع نہ کیا اور پھر عدت گزرنے کے بعد دوبارہ اس کے بھائی کے پاس آ کر اس سے شادی کرنے کی درخواست کی تو معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس میں درج ذیل آیت نازل فرمائی :

[اور جب تم تم اہنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اہنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ رکوب کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضا مند ہوں، انہیں یہ نصیحت کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر بیتین و ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفاتی اور پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔] البقرۃ (232)۔

حسن بیان کرتے ہیں مجھے معقل بن یسار نے بتایا کہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی شادی ایک شخص سے کر دی تو اس نے اسے طلاق دے دی اور جب اس کی عدت گزرنگی تو وہ شخص میرے پاس آیا اور دوبارہ نکاح کرنے کا کہا تو میں نے اسے کہا:

میں نے تیرے ساتھ اس کی شادی کی تھی، اور اسے تیرے ماتحت کیا تھا، اور تیری عزت کی لیکن تو نے اس کو طلاق دے دی اور اب پھر اس سے نکاح کرنا چاہتے ہو؛ اللہ کی قسم وہ اب تیری بیوی بھی نہیں بن سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج نہیں تھا، اور عورت بھی اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنا چاہتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :

[اور جب تم تم اپنی بیویوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ رکوب کر کہ وہ آپس میں دستور کے مطابق رضامند ہوں، انہیں یہ نصیحت کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین و ایمان ہو، اس میں تمہاری بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔] البقرۃ(232).

تو میں نے کہا: اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں اس کی شادی کرتا ہو، وہ بیان کرتے ہیں تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4837).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کستہ ہیں :

ولی معتبر ہونے میں یہ سب سے صریح دلیل ہے، وگرنہ اسے روکنے کا کوئی معنی نہیں بنتا، اور اگر اس کو اپنی شادی خود کرنے کا حق حاصل ہوتا تو وہ اپنے بھائی کی محتاج نہ ہوتی اور جس کا معاملہ اس کی جانب ہوا س کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کسی دوسرے نے اسے اس کام سے منع کر دیا ہے، اور ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی سے بھی اس کی خلافت ٹابت نہیں.

دیکھیں : فتح الباری (187/9).

چہارم :

عورت کے لیے اپنی شادی خود کرنا بائز نہیں، بلکہ اس کی شادی کے لیے ولی کا ہوا ضروری ہے، وگرنہ اس کا عقد نکاح باطل ہو گا، جسور علماء کا مسلک یہی ہے، بلکہ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کے مابین کوئی اختلاف نہیں، ولی کی شرط کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کلام اور پر بیان ہو چکی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (20213) اور (7989) اور (7193) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور سوال نمبر (2127) کے جواب میں شادی میں ولی کی اہمیت کے متعلق اہم معلومات بیان ہوئی ہیں آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.